شفیق فاروقی

عالم اسلام میں کیا ہو رہا ہے؟

طالبان کی حکومت میں خواتین کا مقام

طالبان کابل میں بیٹھے بٹھائے تیس ہزار خواتین کو ماہانہ تنخواہ دے رہے ہیں۔ یہ وہ خواتین ہیں جو کمیونسٹوں اور ربانی کے دور حکومت میں کابل کے مخلوط غیر شرعی نظام سے منسلک تھیں۔ اور جن کو ربانی کی نام نہاد اسلامی حکومت نے مردوں کے شانہ بشانہ حجاب کے بغیر دفاتر، کالجوں اور دیگر اداروں میں متعین کیا ہوا تھا۔ یہ انکشاف طالبان کے ترجمان وزیر خزانہ، عالی شوریٰ کے رکن مولوی احسان اللہ احسان، نے کیا، ترجمان نے کہا کہ جو لوگ طالبان کو خواتین کے حقوق کے حوالہ سے بدنام کرتے ہیں۔ بلکہ بے بنیاد پروپیگنڈے کر کے کابل کی خواتین کو طالبان کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ طالبان کا گھروں میں بیٹھی خواتین کو تنخواہ دینا ان کے لئے تازیانہ ہے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا کے بڑے سے بڑے ترقی یافتہ ملک نے آج تک خواتین کی اتنی بڑی تعداد کا کام کئے بغیر محض انسانی بنیادوں پر کبھی کوئی تعاون نہیں کیا، ایک سوال کے جواب میں طالبان کی شوریٰ کے رکن نے کہا کہ کابل میں خواتین کے حقوق کے مسئلہ نے اقوام متحدہ، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دیگر عالمی اداروں کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ اب دنیا کو پتہ چل جانا چاہئے کہ اقوام متحدہ سمیت اغیار کے عالمی رفاہی ادارے خواتین کے حقوق کا نام، مسلمانوں کے معاشرہ کو تباہ کرنے کے لیے لیتے ہیں۔ وہ حقوق کے عنوان سے مسلمان خواتین کو بے حجاب کر کے انہیں بے عزت کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسلامی اقدار کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

طالبان کے ترجمان نے کابل کی خواتین اور بالخصوص طالبات کو یہود و نصاریٰ کے خطرناک عزائم سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ درحقیقت دشمنان اسلام بہن بھائیوں یعنی طالبان اور خواتین کے درمیان نفرت کا بیج بو کر ہمیں اسلام کے پاکیزہ معاشرہ سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان اپنی تمام مسلمان بہنوں کی آبرو کے محافظ بھی ہیں۔ اور انکے تمام شرعی و انسانی حقوق کے ضامن بھی، ترجمان نے کابل کی خواتین سے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کا ادارہ اپنے دعویٰ میں سچا ہوتا تو وہ طالبان کی خواتین کو محنت و مزدوری کے بغیر گھروں میں تنخواہ پہنچانے کے اقدام میں تعاون کرتا۔ حالانکہ کسی عالمی ادارے نے طالبان کی اپیل کے باوجود کابل کی بے روزگار خواتین کے لیے کچھ بھی نہیں کیا۔ مولوی احسان اللہ نے خواتین کو یاد دلایا کہ انہوں نے جو پردہ کا حکم نافذ کیا ہے تو یہ ان کی طرف سے نہیں بلکہ قرآن و حدیث کا حکم قطعی ہے۔ جس پر ایمان لانا سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ لہذا پردہ پر اعتراض قرآن و حدیث پر اعتراض ہے۔ جو صریح کفر ہے۔